دانش مند عالم دین تھے۔ ان کی متعدد تصنیفات ان کا صدقہ جاریہ ہیں۔ راقم الحروف کے ساتھ مشاورت اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ مستقل طور پر رکھتے تھے اور اپنے مسودات مطالعہ اور نظر ثانی کے لیے بھجوانے کے علاوہ میرے بہت سے مضامین پر رائے دیتے تھے، تنقید کرتے تھے اور اصلاح بھی تجویز کرتے تھے۔ مجھے بھی ان کی بعض تحریرات سے اختلاف ہوتا تھا تو حسب عادت اس کا اظہار کر دیا کرتا تھا، اور وہ اس کو محسوس کرنے کی بجائے ہمیشہ مفاہمت و مکالمہ کو ترجیح دیتے تھے۔

انہوں نے تحریک ختم نبوت کی تاریخ مرتب کی ہے جو اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے بہت بڑا معلوماتی مواد اپنے اندر رکھتی ہے اور اپنے استاذ محترم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی سوانح مرتب کرنے میں انہوں نے جس ذوق و محنت سے کام کیا ہے، میں اس کا عینی شاہد اور مداح ہوں۔ انہوں نے قادیانیت کے محاذ پر اپنے مطالعہ و تحقیق کو کسی خاص دائرہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس شعبہ میں علامہ اقبالؒ اور آغا شورش کاشمیریؒ کے لٹریچر سے بھی استفادہ کیا ہے اور اس کا خلاصہ دو معلوماتی کتابچوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تفسیر ''معارف القرآن'' کا اشاریہ انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کیا جو کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے اور ان کے بہترین علمی و مطالعاتی ذوق کی غمازی کرتا ہے۔

قادیانیت کے بارے میں مطالعہ و تحقیق اور تجزیہ و استدلال میں وہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے خاص ذوق کے نمائندہ تھے، مگر اپنی انفرادیت بھی رکھتے تھے اور ترتیبی مواد میں اضافہ کرتے رہتے تھے۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی وفات کے بعد قادیانیت کے حوالہ سے کتابی دنیا میں اور لٹریچر کے حوالہ سے حضرت مولانا اللہ وسایا زید مجدہم کا وجود غنیمت ہے، اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ تادیر یہ خدمت سرانجام دیتے رہنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔ ان کے ساتھ جن چند افراد کے وجود اور محنت سے اس بارے میں کچھ نہ کچھ سہارا ہوتا تھا ان میں مولانا مشتاق احمد چنیوٹیؒ کا نام سرفہرست تھا، دل کو تسلی ہوتی تھی کہ یہ نوجوان اس خلاء کو پر کرنے میں مزید پیش رفت کرے گا، مگر ان کی اچانک وفات سے یہ سہارا ٹوٹ گیا ہے۔

مولانا مشتاق احمد چنیوٹیؒ کی وفات کے موقع پر مولانا محمد الیاس چنیوٹی بھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے اور تجہیز و تکفین کا انتظام انہی کی نگرانی میں ہوا۔ مکہ مکرمہ میں حالت احرام میں وفات، حرم شریف میں نماز جنازہ کی ادائیگی، اور جنت البقیع میں تدفین مولانا مرحوم کی خدمات کی قبولیت کی علامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر فرمائیں اور پسماندگان کو صبر و حوصلہ کے ساتھ اس صدمہ سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق دیں، آمین یا رب العالمین۔